محمد حسن الیاس

زنا بالجبر، حنفی فقہ اور امام سرخسی

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

زنا بالجبر پر ہمارے جلیل القدر فقہا کے نقطۂ نظر پر ہم نے کئی طالب علمانہ سوالات اٹھائے تھے، اس کی توضیح میں کی گئی گفتگو میں معروف فقیہ اور عالم ابن عبد البر کی معروف کتاب ''الاستذکار'' سے فقہا کا موقف بھی نقل کیا تھا، وہ لکھتے ہیں:

وَقَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ عَلَى الْمُسْتَكْرِهِ الْمُغْتَصِبِ الْحَدَّ إِنْ شَهِدَتِ الْبَيِّنَةُ عَلَيْهِ بِمَا يُوجِبُ الْحَدَّ أَوْ أَقَرَّ بِذَلِكَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَعَلَيْهِ الْعُقُوبَةُ وَلَا عُقُوبَةَ عَلَيْهَا إِذَا صَحَّ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا وَغَلَبَهَا عَلٰى نَفْسِهَا وَذٰلِكَ يُعْلَمُ بِصُرَاخِهَا وَاسْتِغَاثَتِهَا وَصِيَاحِهَا وَإِنْ كَانَتْ بِكْرًا فِيمَا يَظْهَرُ مِنْ دَمِهَا وَنَحْوِهَا مِمَّا يُفْصِحُ بِهِ أَمْرُهَا.... (۱۴۶/۷)

''علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ زبردستی اور جبراً زنا کرنے والا موجب حد ہے، اگر اس پر گواہیاں پیش کر دی جائیں، وہ گواہیاں جو حد کو لازم کرتی ہیں۔ یا پھر وہ آدمی خود اس کا اقرار کر لے۔ اگر ایسا نہیں ہوتا (یعنی نہ گواہیاں پوری ہوتی ہیں نہ وہ اقرار کرتا ہے) تو اسے قید کیا جائے گا، البتہ اس خاتون کو قید نہیں کیا جائے گا، اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس خاتون کے ساتھ زبردستی کی گئی ہے۔ اور یہ زبردستی اس کی چیخ و پکار اور مدد طلب کرنے کے قرائن سے جانی جا سکتی ہے، اور اگر وہ کنواری ہے تو اس زبردستی کے معاملے کو اس کے خون کے اثرات اور اس جیسے قرائن بھی واضح کر سکتے ہیں۔''

حنفی فقہ کے ایک فاضل محقق نے ہمارے ان دلائل سوالات کے جواب میں درج ذیل دو اہم باتیں فرمائی ہیں:

۱۔ فقہ حنفی میں زنا بالجبر کے ثبوت کے لیے چار گواہوں کی شرط نہیں ہے۔

۲۔ فقہ حنفی زنا بالجبر کو زنا کے علاوہ ایک شنیع جرم تسلیم کرتی ہے اور اس کے لیے علیحدہ سزا بھی تجویز کرتی ہے۔

یہ دو باتیں انھوں نے ان الفاظ میں پیش فرمائی ہیں:

''یہ بھی فقہاے کرام نے واضح کیا ہے کہ ''سیاسہ جرائم'' کا ثبوت صرف اقرار یا گواہوں سے نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے قرائن، حالات، سابقہ ریکارڈ اور دیگر ذرائع بھی قابلِ قبول ہیں بشرطیکہ اسلامی قانون کے عمومی قواعد کی روشنی میں قاضی انھیں کافی سمجھے۔ گویا یہاں بھی انھوں نے معاملہ قاضی کے اجتہاد اور صواب دید پر چھوڑا ہے۔''

وہ مزید فرماتے ہیں:

''زنا اگر اکراہ کے ساتھ ہو تو اس بحث میں فقہاے کرام یہ بھی واضح کرتے ہیں کہ یہ فعل محض زنا سے زیادہ شدید اور شنیع جرم ہے اور اسی لیے اس پر محض زنا کے احکام کا ہی نہیں بلکہ دیگر جرائم کے احکام کا بھی اطلاق ہوتا ہے۔ امام سرخسی نے تصریح کی ہے: و جنایته إذا استکرھھا أغلظ من جنایته اذا طاوعته۔ (اس شخص کا جرم، جب وہ عورت کو مجبور کردے، زیادہ سنگین ہے بہ نسبت اس صورت کے جب وہ اس کے ساتھ راضی ہو۔''

فاضل محقق کے ان دو انکشافات کے بعد ہم طالب علم اب تک حنفی فقہ کے مصادر سے جو بات سمجھتے آ رہے تھے، ان کی اصلاح کرنے اور اپنے جہل مرکب پر شرمندہ ہو کر فقہ حنفی کے سحر میں ایک بار پھر سے گرفتار ہو گئے تھے، اور اسی حالت ندامت میں امام سرخسی کی ''مبسوط'' کھول لی تا کہ حق کا سامنا براہ راست کر لیا جائے۔

فاضل محقق نے سرخسی کی جس گفتگو سے یہ عبارت (و جنایته إذا استکرھھا أغلظ من جنایته إذا طاوعته) نقل کر کے زنا بالجبر پر فقہ اسلامی کا جوڈاکٹرائن دریافت کیا تھا، وہ گفتگو یہاں سے شروع ہوتی ہے:

(قَالَ) وَإِذَا شَهِدَ الشُّهُودُ عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ فَزَنَى بِهَا حُدَّ الرَّجُلُ دُونَ الْمَرْأَةِ؛ لِأَنَّ وُجُوبَ الْحَدِّ لِلزَّجْرِ وَهِيَ مُنْزَجِرَةٌ حِينَ أَبَتْ التَّمْكِينَ حَتَّى اسْتَكْرَهَهَا، وَلِأَنَّ الْإِكْرَاهَ مِنْ جِهَتِهَا يُعْتَبَرُ فِي نَفْيِ الْإِثْمِ عَنْهَا عَلَى مَا ذَكَرْنَا فِي كِتَابِ الْإِكْرَاهِ أَنَّ لَهَا أَنْ تُمَكِّنَ إذَا أُكْرِهَتْ بِوَعِيدٍ مُتْلِفٍ، وَالْحَدُّ أَقْرَبُ إلَى السُّقُوطِ مِنْ الْإِثْمِ فَإِذَا سَقَطَ الْإِثْمُ عَنْهَا فَالْحَدُّ أَوْلَى، وَيُقَامُ الْحَدُّ عَلَى الرَّجُلِ؛ لِأَنَّ الزِّنَا التَّامَّ قَدْ ثَبَتَ عَلَيْهِ وَجِنَايَتُهُ إذَا اسْتَكْرَهَهَا أَغْلَظُ مِنْ جِنَايَتِهِ إذَا طَاوَعَتْهُ. (المبسوط ۹/۵۴)

''جب گواہ اس بات پر قائم ہو جائیں کہ اس مرد نے اس خاتون کو مجبور کر کے اس کے ساتھ واقعتاً زنا کیا ہے تو اس مرد کو حد لگائی جائے گی، عورت کو نہیں لگائی جائے گی، اس لیے کہ مرد پر حد کا وجوب تو بیخ کے لیے ہے اور یہ عورت تو

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ملامت اور سرزنش کر کے (زنا پر) قدرت دینے سے انکار کرنے والی تھی۔ یہاں تک کہ اس خاتون کو (انکار کے باوجود) اس مرد نے مجبور کر دیا۔ اور یہ ''اکراہ'' اس خاتون کی طرف سے گناہ صادر ہونے کی بھی نفی کرتا ہے۔ جیسا کہ ہم کتاب اکراہ میں بتا چکے ہیں کہ اس عورت نے جب اس کو قدرت دی تو ہلاکت کی وعیدوں کے ساتھ (مجبوراً) دی۔ لہٰذا اس خاتون سے جب گناہ ختم ہو گیا تو حد کو تو بطریق اولیٰ اس سے ختم ہو جانا چاہیے۔ اور بندے پر تو بہر کیف حد لگائی جائے گی، اس لیے کہ اس نے زنا کے عمل کو تکمیل تک پہنچایا ہے اور اس لیے حد لگائی جائے گی کہ اس شخص کا مجبور کر کے یہ کام کرنا زیادہ سنگین ہے، اس سے کہ وہ خاتون کو راضی کر کے کرتا۔''

ہم ایک بار پھر اپنے جہل مرکب کا اقرار کر کے یہ معصومانہ سوال کرتے ہیں، ممکن ہے، سرخسی کی ''مبسوط'' کا کوئی دوسرا قلمی نسخہ فاضل محقق کی گرفت میں ہو؛ ممکن ہے، ہماری عربی دانی نے ہمیں دھوکا دے دیا ہو؛ ممکن ہے، ہماری گستاخیوں کی وجہ سے سرخسی نے اپنی بات تک پہنچنے کے سب دروازے ہم پر بند کر دیے ہوں، لیکن امید ہے کہ آپ کے ساتھ ایسا ہرگز نہیں ہوا ہوگا۔ اگر نہیں ہوا تو پھر فقہ اور اصول فقہ کے ان ناقص طالب علموں کو بتائیں کہ امام صاحب کی عبارت سے جو دو باتیں دریافت کی گئی ہیں، وہ آخر کہاں بیان ہوئی ہیں۔ جو باتیں یہاں اس عبارت میں بیان ہوئی ہیں، وہ تو اس سے بالکل مختلف ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اگر امام صاحب کی پوری بات پڑھی جائے تو وہ تین باتیں بیان فرما رہے ہیں:

پہلی یہ کہ اس شخص پر جس نے زور زبردستی سے زنا کیا، اس کا یہ جرم ثابت ہونا، گواہوں کی گواہی پر موقوف ہے۔ یعنی زبردستی زنا کرنے کے اس جرم کو اسی طرح ثابت کیا جائے گا، جیسے زنا بالرضا کے جرم کو شہادتوں سے ثابت کیا جاتا ہے۔

دوسری بات یہ کہ اس جرم کے ثبوت کے بعد اسے جو سزا دی جائے گی، وہ وہی سزا ہے جو زنا کی عام حد ہے، یعنی سو کوڑے۔ گویا جو شہادت کا نصاب اوپر بیان کیا گیا، وہ زنا کی اسی سزا کا تھا جو قرآن مجید میں بیان ہوئی ہے۔ لہٰذا اب اس مرد کو سو کوڑوں کی حد لگائی جائے گی۔

تیسری یہ کہ امام صاحب کی مکمل گفتگو کے آخری جملے سے (وجنايته إذا استكرهها أغلظ من جنايته إذا طاوعته) جو نظریہ برآمد کیا گیا ہے، وہ تو امام صاحب بیان ہی نہیں کر رہے۔ امام صاحب تو یہ بیان کر رہے ہیں کہ اگرچہ وہ عورت اس پورے عمل میں رضامندی سے شامل نہیں ہوئی، لیکن چونکہ مرد شریک تھا اور اس نے زنا کیا، لہٰذا اسے تو حد بہر کیف لگنی ہی لگنی ہے۔ یہاں یہ کہاں کہا گیا ہے کہ حد کے علاوہ محض اکراہ کے سبب اب اس مرد کو اضافی

سزا دی جائے گی۔ اور جو دی جائے وہ اس عبارت میں کہاں گم ہو گئی ہے؟

ریپ کے متاثرین پر فقہی احسانات کی گفتگو کا آغاز ''اگر زینب زندہ ہوتی'' سے ہوا تھا۔

جواب میں فاضل محقق نے زنا بالجبر کے حوالے سے فقہاے احناف کا کل تک یہ موقف بیان کیا تھا کہ زنا بالجبر فساد فی الارض ہے، سوال ہوا فساد فی الارض کی سزا تو قرآن میں بیان ہوئی ہے، اس پر کہا گیا کہ اب زنا بالجبر سیاسہ کے اصول کے تحت موت کی تعزیری سزا بن گیا ہے، پوچھا گیا کہ چار گواہوں کی شرط کے ساتھ؟ پھر حنفی فقہ سے چار گواہ غائب ہو گئے۔ جب دلائل سے انھیں دوبارہ دریافت کیا گیا تو زنا بالجبر پر چار گواہوں کو مان کر سو کوڑوں کی حد کے ساتھ اکراہ کی اضافی تعزیر بن گیا، یہ وہ آخری دعویٰ تھا جس کے ثبوت میں امام سرخسی کی عبارت کے چند الفاظ پیش کیے گئے تھے۔

ہمارا خیال ہے کہ فاضل محقق کو اس مقام پر فقہ حنفی کا یہ قرض بھی اتار کر ہمارے سوالات کا دوٹوک جواب دے ہی دینا چاہیے کہ اس کے علاوہ بھی اگر فقہاے احناف کا کوئی موقف ہے تو وہ سامنے لے آئیں ممکن ہے، ہمارے ناقص مطالعے سے حقائق اوجھل رہ گئے ہوں اور ہاں اس کے بعد اپنے رشحات فکر فقہ حنفی کے اکابر علما کے سامنے بھی پیش فرما کر تصدیق کر لیں تا کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ حنفیت کے اس ارتقا کو آیا وہ تسلیم بھی کرتے ہیں یا نہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com